اسلام اور سائنس

موسی کلیم اسلامک ماڈل سکول طغار

آج کے ترقی یافتہ اور جدید سائنسی دور میں غیر مسلم 'یہودی اور کیمونسٹ وغیرہ مسلمانوں کو طعنہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسلمان بنیاد پرست 'تنگ نظر اور سائنسی علوم کے منکر ہیں۔ چودہ سو سال پہلے کی باتوں پر عمل پیرا ہیں۔ ان کافروں کا دعوی ہے کہ انسان آزاد پیدا ہوا ہے اس لئے اسے دنیا میں مادر پدر آزاد رہنا چاہئے اور ترقی و کمال پیدا کرنے کے لئے ہر ممکن ذریعہ اختیار کرنا چاہئے۔

جبکہ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اسلام ایک مکمل دین اور مستقل تہذیب ہے۔ اس کی تعلیمات تمام شعبہ ہائے زندگی کو شامل ہیں۔ ہر پہلو پر اسلام کی مکمل نظر اور کڑی گرفت ہے۔ اسلام کے علاوہ دینا میں مکمل رہنمائی والا نہ کوئی مذہب ہے نہ کوئی تصور۔ اسلام تو پوری زندگی میں انسان کا رہنما اور طریق عمل ہے وہ دنیا سے الگ محض عالم بالا ہی کی باتیں نہیں کرتا بلکہ دینا کے مسئلے پر بھی بھر پور بحث کرتا ہے۔ وہ آپ کو بتاتا ہے کہ اس دنیا کی حقیقت کیا ہے اس دنیا میں آپ کس غرض سے آئے ہیں ؟

ذیل کے سطور میں اسلام اور سائنس کے متعلق قرآن و حدیث اور تاریخ کے حوالے سے صحیح حقائق سامنے رکھنے کی کوشش کروں گا ان شاء اللہ۔

☆ سائنس کی ابتداء اور مسلمان :۔

مسلمانوں نے سائنس میں تجربات اور مشاہدات کی اہمیت پر زور دیکر سائنسی سوچ اور فکر کا آغاز کیا۔ انھوں نے اپنے فکر 'تجسّس' مشاہدے اور تجربات سے سائنس کے بجھے ہوئے چراغ فروزاں کیے۔ سائنس تمام بنی نوع انسان کا مشترکہ ورثہ ہے اس کے انکشافات اور دریافتیں بھی انسانی تہذیب کی تاریخ کی طرح مختلف ادوار سے گزری ہیں ایک وہ وقت تھا کہ برطانیہ سے علم و حکمت کے پیاسے مسلم سپین کے طلیطلہ اور قرطبہ کی یونیورسٹیوں کا رخ کر کے وہاں پر جاری علوم و فنون کے چشموں سے اپنی پیاس بجھاتے تھے۔

750ء سے 1100ء تک اسلامی دینا میں سائنس کے آسمان پر یوں تو ان گنت چھوٹے بڑے سائنسدان کہکشاں کے ستاروں کی طرح اپنی علم کی روشنی بکھیرتے رہے لیکن جابر 'خوارزمی' رازی 'مسعودی' البیرونی 'ابن سینا' ابن الہیثم اور عمر خیام کی روشنی سے آج بھی دنیا فیضیاب ہو رہی ہے۔ عربی 'ترکی' افغانی اور ایرانی ہونے کے باوجود یہ عالم اسلام کے مشترکہ نامور سپوت تھے۔ انہوں نے علم کی نئی نئی راہیں دریافت کیں اور پہلے سے معلوم شدہ راستوں کو وسعت دی۔ اس دور میں مسلمان خلفاء اور امراء نے علم کے بڑے بڑے ادارے قائم کیے اور علماء اور محققین کی سرپرستی کی۔ عباسی خلفاء مامون

الرشید اور معتصم باللہ نے بغداد میں "دارالحکمت" کے نام سے تحقیق و تدوین کا ادارہ قائم کیا۔ وہاں سائنسی علوم میں کھوج کے ساتھ کتب کے عربی تراجم کا کام بھی ہوتا رہا' حقیقت یہ ہے کہ یونانی حکماء کا اکثر کام انہی تراجم کے ذریعے اہل مغرب (یورپ) تک پہنچا۔ محمود غزنوی اور اسکے جانشینوں نے رصدگاہیں قائم کروائیں۔ جہاں ماہرین فلکیات نے تحقیق کے وہ کام کیے جو آج بھی بنظر تحسین دیکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح فاطمی خلیفہ حاکم بامر اللہ نے اپنے دربار میں سائنسدانوں اور دیگر علماء کو اعلیٰ مناصب پر فائز کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی۔

قرآن کریم بھی بار بار مخلوقات میں غور و فکر اور تدبر پر زور دیتا ہے۔ اس تلقین نے مسلمانوں میں وسعت ظرفی اور تحقیق و جستجو کو پروان چڑھایا۔

اگرچہ قدیم زمانے سے یونانی فلاسفر سائنسی علوم میں بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ لیکن انہوں نے اسے صرف ایک نظریاتی مضمون کے طور پر پیش کیا۔

نصرانی تنگ نظر واقع ہوئے تھے انہوں نے انجیل کے علاوہ باقی تمام کتب کو باطل قرار دیا اور تجربات و مشاہدات کو دین سے بغاوت تصور کیا۔ اسی طرح انہوں نے یونانی حکماء کی کتابوں سے استفادہ حرام قرار دیا' عظیم کتب خانے نذر آتش کر دئے۔ اس بناء پر مورخین پہلی صدی عیسوی سے چھٹی صدی تک کو تاریکی کا دور قرار دیتے ہیں۔ اس دور کے بعد بھی اکثر اہل یورپ علم و تحقیق سے کوسوں دور رہے۔

650ء سے 1350ء تک سائنس کے افق پر اہل اسلام چھائے رہے انہوں نے نہ صرف یونانی علوم سے بھرپور استفادہ کیا بلکہ سائنس کو نظریات سے نکال کر تجربات و مشاہدات کی وسیع دنیا میں بسا دیا۔ اور ان کی تحقیقی و تخلیقی کاوشوں سے سائنس کی دنیا منور ہو گئی۔

☆ مشہور مسلمان سائنس دان:

1- **جابر بن حیان الکوفی:**۔ (721-815ء) حافظ قرآن تھا اور دینی معلومات سے بھی بہرہ ور تھا۔ انہوں نے علم کیمیا کی بنیاد رکھی اور کیمیائی اصولوں کو تجربات سے اخذ کیا۔ ان کی باقاعدہ کیمیائی تجربہ گاہ تھی۔ وہ بہت سے کیمیائی عوامل سے واقف تھا۔ انہوں نے ارسطو کے نظریہ عناصر اربعہ کو غلط قرار دیا۔ یونانی کتب کا عربی میں ترجمہ کیا' اقلیدس کے " الهندسة"اور بطلیموس کے "مجسطی" کی شرح لکھی۔ انہوں نے کیمیا پر 27 کتابیں لکھیں۔ ان کی کتابوں میں سے کتاب الرحمت ' کتاب التجمیع اور الضیق الشرقی بہت مشہور ہیں۔ اہل مغرب انہیں GEBER کے نام سے پہچانتے ہیں۔

2- **عبدالمالک اصمعی:**۔ 741ء میں پیدا ہوئے وہ اہل مغرب میں جانوروں کے ماہر تھے۔ ان کی تصانیف میں الخیل ' الابل ' الشاۃ ' الوحوش ' اور خلق الانسان مشہور ہیں۔ ان کتابوں کو علم حیاتیات (BIOLOGY) کی اکائی قرار دیا

جاتا ہے۔

3- علی ابن الطبری:۔(775-870ء)طبرستان میں پیدا ہوئے ان کی مشہور عالم کتاب "فردوس الحکمة" ہے جس میں علم طب' حیوانیات' نفسیات اور فلکیات پر اپنے دور کے بلند پایہ تحقیقی مقالہ جات شامل ہیں۔

4- محمد بن موسی الخوارزمی:۔ یہ عظیم ریاضی دان 780ء میں پیدا ہوا انہوں نے گنتی کا موجودہ رسم الخط ایجاد کیا۔ اپنی زندگی کا بیشتر حصہ بغداد میں مامون اور معتصم جیسے علم دوست عباسی خلفاء کی زیرسرپرستی گذارا۔ یہیں اس نے اپنی دو بے مثال تصانیف پیش کیں۔ یعنی "الحساب" اور "الجبر و المقابلة" اور اسی سے ریاضی کے علم کی اس شاخ کا نام الجبراء پڑا۔ اس کی دوسری مایہ ناز تصنیف عربی میں ناپید ہے۔ لیکن اس کا لاطینی ترجمہ آج بھی محفوظ ہے۔ اس سے لوگرتھم کا علم وجود میں آیا۔ خوارزمی نے فلکیات کے نئے اور بہتر جدول تیار کیے جو کافی عرصہ تک یورپ میں مستند سمجھے جاتے تھے۔ سائنس اور ریاضی کا یہ مشہور عالم 850ء میں فوت ہوا۔

5- یعقوب بن اسحاق الکندی:۔ عرب کا نامور فلسفی تھا۔ آپ نویں صدی عیسوی میں بصرہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم بصرہ میں حاصل کرنے کے بعد طب' فلسفہ' منطق' حساب اور فلکیات میں اعلی تعلیم کے حصول کے لئے بغداد چلے گئے۔ ان علوم میں بے مثال مہارت اور قابلیت کی وجہ سے خلیفہ مامون الرشید نے اسے ارسطو اور دوسرے فلسفیوں کی کتابوں کے ترجمے کے لئے مامور کیا۔ وہ صرف ایک فلسفی ہی نہیں تھا بلکہ فلکیات' کیمیاء اور طبیعیات کے علوم کا بھی ماہر تھا۔ آواز کی ماہیت پر معلومات دیں۔ روشنی پر بھی کتاب لکھی۔ انکی کل تصانیف 265 ہیں۔ عرب میں " فیلسوف العرب" اور اہل مغرب میں "الکندس " کے لقب سے مشہور ہیں۔

6- علی بن عیسی:۔ وہ آنکھوں کے مشہور ماہر مانے جاتے ہیں۔ علی بن عیسی نے آنکھ کی ساخت افعال اور بیماریوں پر بہت کام کیا۔ انہوں نے اس موضوع پر تین جلدوں پرمشتمل ایک کتاب لکھی جس میں آنکھ کی 130 قسم کی بیماریوں اور ان کے علاج کے لئے بہت سی قسموں کے خوارک کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

اس کتاب کا ترجمہ لاطینی' فرانسیسی' جرمن اور دیگر یورپی زبانوں میں کیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے ملکر زمین کے گھیر کی پیائش کی۔ جو موجودہ دور کی پیائش سے صرف اعشاریہ میں مختلف ہے۔

7- ابوبکر محمد بن زکریا الرازی (864-925ء) آپ ایک عملی کیمیادان اور علم طب کے ماہر تھے ان کی تجربہ گاہ اپنے دور کے لحاظ سے تمام ضروری لوازمات سے مزین تھی۔ انہوں نے سات کچ دھاتیں اپنے تجربوں میں استعمال کیں۔ چیچک اور خسرہ کے علاج کے اصول بیان کئے۔ کیمیا پر 21 کتابیں لکھیں۔ آپ کی کل تصانیف 100 ہیں جن میں سے کتاب الا سرار

اور طب میں المنصوری بہت مشہور ہیں۔المنصوری 10 جلدوں پر مشتمل ہے۔ الحاوی کی تیس جلدیں ہیں۔ آپ مغرب میں RHAZES کے نام سے معروف ہے۔

8-ابن الہیثم ابو علی حسن بن حسین :۔ اسلام کے دور زریں کا مشہور سائنسدان 965ء کو بصرہ میں پیدا ہوا۔ بصرہ ہی میں اس نے تعلیم حاصل کی۔ اگرچہ وہ مختلف علوم میں مہارت رکھتا تھا۔ لیکن بصریات (OPTICS) میں اپنے خصوصی کمال کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور ہوا۔اس نے سالہا سال کے تجربات اور مشاہدات کے بعد روشنی پر "کتاب المناظر" لکھی۔ اس نامور سائنسدان نے سب سے پہلے روشنی کی ماہیت بیان کی اور روشنی کو توانائی قرار دیا۔

منور اور غیر منور اجسام کا فرق بھی سب سے پہلے ابن الہیثم نے بیان کیا۔ انکے بقول منور اجسام وہ ہیں جو خود روشنی دیتے ہیں جبکہ غیر منور اجسام روشنی کو منعکس کرتے ہیں۔ یہ نظریہ اب روشنی کے بنیادی نظریوں میں شمار ہوتا ہے۔

ابن الہیثم روشنی کے انعطاف سے بھی اچھی طرح واقف تھا۔ اس نے یہ نظریہ پیش کیا کہ جب روشنی کی شعاع ایک واسطے سے دوسرے واسطے میں داخل ہوتی ہے تو اپنے راستے سے ہٹ جاتی ہے روشنی کے انعکاس پر متعدد تجربات کر کے اس نے انعکاس کے دونوں قوانین دریافت کیے۔

اس نے کروی آئینوں پر بھی اہم تحقیقات کیں۔ سورج گرہن کے وقت کھڑکی کے کواڑ میں چھوٹا سا سوراخ بنا کر اس کے مقابل کی دیوار پر اس نے سورج کے عکس کو دیکھا اور یوں اس نے سوئی چھید کیمرہ ایجاد کیا۔

کتاب المناظر کی معرکۃ الاراء باب وہ ہے جس میں آنکھ کے عمل اور اس کی اندرونی بناوٹ کی تشریح کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ دور کے ماہرین چشم بھی ان تشریحی نکات میں کوئی اضافہ نہیں کر سکے۔

یہ مشہور عالم سائنسدان 1043ء کو قاہرہ میں انتقال کر گئے۔ مغرب میں الہیزن کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔

9-ابو ریحان محمد بن احمد البیرونی :۔(973-1048ء) البیرونی خوارزم شہر کے قریب ایک گاؤں بیرون میں پیدا ہوئے۔ ان کے سائنسی تجربات اور مشاہدات میں انہماک کو دیکھ کر محمود غزنوی نے غزنی میں اس کے لئے رصدگاہ تعمیر کروا دی۔ البیرونی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "قانون المسعودی " لکھی۔ جو آج بھی علم فلکیات کی عظیم کتاب سمجھی جاتی ہے اس کتاب میں کرۂ ارض کی پیائش کے علاوہ کرۂ سماویہ کے دائرے 'کرۂ ارضی کی صورت 'حرکات شمس و قمر اور پانچ بڑے سیاروں کی حرکت وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔ اس کا ایک اہم سائنسی کارنامہ طول بلد اور عرض بلد کا تعین ہے۔

انہوں نے یہ انکشاف کیا تھا کہ سندھ کی وادی کسی قدیم سمندر کا ایسا طاس ہے جو رفتہ رفتہ مٹی سے بھر گیا۔ طبقات الارض کے جدید ماہرین بھی اسی نظریے کی تائید کرتے ہیں۔

البیرونی کی شخصیت بڑی جامع تھی۔ وہ بیک وقت سیاح 'ریاضی دان 'ماہر فلکیات و معدنیات 'طبقات الارض کے

عالم ہونے کے علاوہ آثار قدیمہ میں بھی ادراک رکھتے تھے۔ تجربات و مشاہدات کے ساتھ ساتھ وہ عمر بھر تصنیف و تالیف میں مصروف رہا۔ اپنی 75 سالہ زندگی میں اس نے کوئی ڈیڑھ سو کے لگ بھگ کتابیں مختلف سائنسی علوم پر لکھیں۔ انہوں نے زمین کا محیط 24779 میل نکالا تھا(ابھی 24858 میل بتایا جاتا ہے)۔

10- **بو علی سینا** (1037-980ء): بخارا کے قریب خرمشین نامی علاقے میں پیدا ہوئے۔ ان کا شمار عظیم مسلمان سائنسدانوں اور علم طب کے بانیوں میں ہوتا ہے۔ آپ ریاضی، فلکیات اور طبیعیات میں بھی ماہر تھے۔

انکی 100 کتابیں ہیں جن میں سے "القانون" اور "الشفا" مشہور ہیں۔ القانون علاج سے متعلق ایک زبردست کتاب ہے اور الشفا میں فلسفہ، طبیعیات، کیمیا، ریاضی، موسیقی اور حیوانات سے متعلق قیمتی معلومات ہیں۔ طب پر آپکی 16 کتابیں ہیں۔ آپ نے 760 سے زیادہ دوائیاں بیان کی ہیں۔

11- **نصیر الدین طوسی**:۔ ایران کا مشہور مسلمان فلسفی، ریاضی دان اور سائنسدان 1201ء میں ایران کے شہر طوس میں پیدا ہوا۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ خراسان کے گورنر کا درباری منجم بن گیا۔

اسوقت ایران پر چنگیز خان اور ہلاکو خان کی منگول فوجیں یورش کر رہی تھیں۔ اور پورے ملک میں طوائف الملوکی پھیلی ہوئی تھی۔ اس پر آشوب دور میں ہلاکو خان کی نگاہ مردم شناس نے نصیر الدین طوسی کو اپنے مشیر کے طور پر منتخب کر لیا۔ اس وقت سے لے کر آخری دم تک وہ بغداد ہی میں رہا جہاں ہلاکو خان اسے لے گیا تھا۔

سقوط بغداد کے بعد طوسی کو محکمہ اوقاف کا سربراہ بنادیا گیا۔ اس حیثیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے مراغہ (ایران) میں ایک بہت عمدہ رصد گاہ تعمیر کروائی۔ یہاں اس نے سیاروں کی حرکت کا مشاہدہ کر کے بہت سے درست اور اعلی جدول تیار کیے۔ جو ذیج الخانی (The Tables of Khan) کے نام سے مشہور ہیں۔ نصیر الدین طوسی کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ اس نے ریاضی اور فلکیات میں نئی معلومات اور جدید طریقے فراہم کئے۔ وہ 1274ء کو بغداد میں انتقال کر گیا۔

12- **ڈاکٹر عبد القدیر خان**: آپ بھارت کے شہر بھوپال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نیوکلیئر شعبے میں M.Sc اور Ph.D کرنے کے لئے یورپ چلے گئے اور ایک مشہور سائنسدان بن کر واپس آئے۔ اور انھوں نے ماضی قریب میں ہی ایٹم بم بنا کر پاکستان کو دنیا کی ساتویں اور عالم اسلام کی پہلی نیوکلیئر طاقت بنا دی۔ (جزاہ اللہ خیرا)

اگر ہماری سیاسی قیادت خود کفالت کے باعزت شاہراہ پر آگے بڑھنے کا عزم صمیم کرے تو ایٹمی قوت نہ صرف وطن عزیز بلکہ عالم اسلام کیلئے دفاعی خود کفالت کی جانب اہم پیش رفت ہوگی۔ اور اگر ہمارے رہنما کشکول لے کر قرض مانگنے، قومی دولت لوٹنے اور ملک کو سود ادا کرتے کرتے دیوالیہ کر دینے کی روش جاری رکھیں تو انہیں پاکستانی قوم کو سپر پاور زکی غلامی میں دھکیلنا پڑے گا۔ اس پر آشوب راستے کا مین گیٹ "COMPREHENSIVE TEST BAN TREATY" کا

"بے ضرر اور بے خطر" دام تزویر ہے' اس میں ڈالروں کی چمک تو دکھائی دیتی ہے۔ مگر اس میں الجھنے کے بعد اگلے مراحل میں رفتہ رفتہ پرخطر' زہریلے اور غلامی میں جکڑنے والے شکنجے آتے ہیں۔

ابتدائے عشق میں روتا ہے کیا آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

قرآن مجید میں سائنس کے متعلق آیات کریمہ:-

1- نظام شمسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اولم یر الذین کفروا ان السموت و الارض کانتارتقا ففتقنا هما وجعلنا من الماء کل شیء حی﴾ (سورة الانبیاء ۳۰) ترجمہ "کیا وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا' غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے۔ پھر ہم ہی نے' انہیں جدا کیا اور پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی"۔

سائنسدانوں کا نظریہ ہے کہ نظام شمسی جو سورج اور اس کے گرد گھومنے والے سیاروں پر مشتمل ہے پہلے یکجا تھا پھر اس نے الگ الگ ہو کر مختلف کروں کی شکل اختیار کرلی۔ زمین بھی اسی کا ایک جز تھی' جو اس سے الگ ہو کر ٹھنڈی ہوئی۔

آیت کا دوسرا ٹکڑا ﴿وجعلنا من الماء کل شیء حی﴾ بھی ایک اہم حقیقت بیان کرتا ہے۔ سائنسدان اس حقیقت کی دریافت اور اثبات کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ ڈارون سائنسدان کہتا ہے کہ زندگی نے سب سے پہلے پانی کی آغوش میں پروان چڑھی۔ (البتہ وحی کی رہنمائی سے محروم ہونے کی وجہ سے اس نے مسئلے کی تفصیل میں سخت ٹھوکریں کھائیں۔ جن سے "ڈارون کا نظریہ ارتقاء" وجود میں آیا)۔

2- انسانی نشوو ارتقاء کا قرآنی نظریہ: انسان کے پیدائشی مراحل کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿ولقد خلقنا الانسان من سللة من طین ۝ثم جعلنه نطفة فی قرارمکین ۝ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظما فکسونا العظم لحما ثم انشانه خلقا اخرفتبارك الله احسن الخالقین۝ثم انکم بعد ذلك لمیتون ۝ثم انکم یوم القیمة تبعثون ۝﴾ (سورة المومنون ۱۲۔۱۶) ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے بنایا۔ پھر اسے محفوظ جگہ ٹپکی ہوئی بوند میں تبدیل کیا پھر اس بوند کو لوتھڑے کی شکل دی' پھر لوتھڑے کو بوٹی بنا دیا' پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں۔ پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر اسے ایک دوسری ہی مخلوق بنا کر کھڑا کیا۔ پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ سب کاریگروں سے اچھا کاریگر۔ پھر اس کے بعد تم کو ضرور مرنا ہے' پھر قیامت کے روز یقیناً تم اٹھائے جاؤ گے۔

3- اللہ تعالیٰ نے پانی کا فائدہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ﴿هوالذی انزل من السماء ماء لکم منه شراب و منه شجر فیه تسیمون۝ینبت لکم به الزرع و الزیتون و النخیل و الاعناب و من کل الثمرات ان فی ذلك لاٰیة لقوم یتفکرون ۝﴾ (النحل ۱۰'۱۱) وہی اللہ ہے جس نے تمھارے لئے آسمان سے پانی برسایا۔ اس میں سے کچھ تمھارے پینے کیلئے ہے اور اسی پانی سے نباتات اگتے ہیں جن میں تم جانوروں کو چراتے ہو۔ اسی پانی سے تمھارے لئے کھیتی

اور زیتون' کھجور' انگور اور ہر طرح کے میوے اگاتا ہے۔ جو لوگ سوچتے ہیں ان کے لئے یقیناً اس میں (اللہ کی قدرت کی)نشانی ہے۔

4- سورج اور چاند کے مداروں کے بارے میں فرمان الٰہی ہے ﴿والشمس تجری لمستقرلها ذلك تقدير العزيز العليم Oوالقمر قدرنٰه منازل حتى عاد كالعرجون القديم O لاالشمس ينبغي لها ان تدرك القمر و لا اليل سابق النهار وكل فى فلك يسبحونO﴾(سورۃ یٰسین ۳۸۔۴۰) اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے یہ زبردست اور علم والی ہستی کا مقرر کردہ ہے۔ اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں۔ یہاں تک کہ ان سے گزرتا ہوا وہ پھر پرانی شاخ کے مانند لگتا ہے۔ نہ سورج کے بس میں ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے۔ اور سب ایک ایک مدار (ORBIT) میں تیر رہے ہیں۔

5- جنسی تولید کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے ﴿سبحٰن الذى خلق الازواج كلها مما تنبت الارض و من انفسهم و مما لايعلمونO﴾(سورۃ یٰسین ۳۶) پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا خود ان کی اپنی جنس (یعنی نوع انسانی یا جانداروں) میں سے یا ان اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں ہیں۔☆

6- اللہ تعالی دودھ کے فائدے بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے ﴿وان لكم فى الانعام لعبرة نسقيكم مما فى بطونه من بين فرث و دم لبنا خالصا سائغا للشٰربينO﴾(سورۃ النحل ٦٦) یقیناً جانوروں میں بھی تمھارے لئے ایک سبق ہے ہم تمہیں ان کے پیٹ کے اندر سے گوبر اور خون کے درمیان سے گزار کر ایسا دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کیلئے خالص اور فرحت بخش ہوتا ہے۔

7- قرآن مجید میں اللہ تعالی نے لوہے کے پرامن اور جنگی دونوں مقاصد میں استعمال کی تلقین فرمائی ہے ﴿وانزلنا الحديد فيه باس شديد و منافع للناس وليعلم الله من ينصره ورسله بالغيب ان الله قوى عزيزO﴾(سورۃ الحدید ۲۵) اور ہم نے لوہا اتارا جس میں بہت سختی ہے اور لوگوں کے لئے بڑے فائدے بھی ہیں۔ اور اس کے پیدا کرنے کا یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ آزمالے کہ کون بن دیکھے اللہ اور اسکے رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اللہ زور آور' غالب آنے والا ہے۔

8- شہد کے فائدے بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿واوحىٰ ربك الى النحل ان اتخذى من الجبال

☆نباتات اور حیوانات میں سے نر اور مادہ تو سائنسی طور پر مسلمہ حقیقت ہے لیکن ان کے علاوہ ﴿و ممالا يعلمون﴾ سے کون کون سی چیزیں مراد ہیں؟ انسانی تجربہ و مشاہدہ ان کا تاحال ادراک نہیں کر سکا ہے۔ البتہ بلتستان میں قدیم زمانے سے زرعی مقاصد کے لئے بلند پہاڑوں پر برف پال کر گلیشئر بنانے کا رواج تھا۔ مقامی ماہرین اس مقصد کے لئے نر اور مادہ برف پہچان کر مطلوبہ جگہ لے جاتے تھے۔

﴿علم الانسان مالم يعلم﴾(العلق ۵) (ادارہ التراث)

بیوتا ومن الشجر و مما یعرشونOثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربك ذللا یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس ان فی ذٰلك لاٰیة لقوم یتفکرونO﴾(سورۃ النحل ۶۸۔۶۹)اور دیکھو تمھارے رب نے شہد کی مکھی پر یہ بات وحی کی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور ٹہنیوں پر چڑھائی ہوئی بیلوں میں اپنے چھتے بنا اور ہر طرح کے پھلوں کا رس چوس اور اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چلتی رہ۔ مکھی کے اندر سے رنگ برنگا شربت نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔ بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانی ہے۔

9- پودوں کی اقسام اور ان کی نشو و نما کے بارے میں بتایا گیا ہے ﴿و فی الارض قطع متجورات و جنٰت من اعناب و زرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقٰے بماء واحد و نفضل بعضها علی بعض فی الاکل ان فی ذلك لاٰیٰت لقوم یعقلونO﴾(سورۃ الرعد ۴)اور دیکھو زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں۔ جو ایک دوسرے سے متصل واقع ہیں۔ انگور کے باغ ہیں، کھیتیاں ہیں، کھجور کے درخت ہیں۔ جن میں سے کچھ دوہرے ہیں اور کچھ اکہرے۔ ان سب کو ایک ہی پانی سیراب کرتا ہے مگر مزے میں ہم کسی کو بہتر بنا دیتے ہیں اور کسی کو کمتر۔ ان چیزوں میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو عقل رکھتے ہیں۔

10- قرآن مجید میں ماحولیاتی توازن کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے ﴿والارض مددنٰها و القینا فیها رواسی وانبتنا فیها من کل شیء موزونO ﴾(سورۃ الحجر ۱۹) ہم نے زمین کو پھیلایا اس میں پہاڑ جمائے اور اس میں ہر نوع کی نباتات ٹھیک اندازے کے ساتھ اگائے۔

اوپر دی گئی قرآنی آیات کے مطالعے سے یہ اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے کہ ان میں اکثر ایسی باتیں بیان کی گئی ہیں جو آج سے چودہ سو سال پہلے انسان کی سمجھ سے باہر تھیں۔ بعد میں سائنسدانوں نے ان حقائق کو دریافت کیا ہے جن سے قرآن پاک کے بتائے ہوئے علم کی حقیقت ثابت ہوتی ہے ۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆☆☆

سابق یہودی "لیو پولڈ ویس" جس نے قبولیت اسلام کا شرف حاصل کر کے اسلامی نام "محمد اسد" اختیار کیا، اپنی کتاب "طوفان سے ساحل تک" میں لکھتے ہیں۔

"جس طرح انگریزی، ریاضی، جرمن اور فرانسیسی فلکیات اور کیمیا نہیں ہوتیں۔ اسی طرح ترکی، عربی، فارسی اور اردو اسلام بھی نہیں ہوتا۔ یہ اس لئے کہ اقوام عالم سے مقابلہ کرنے اور زندگی کے نشیب و فراز سے سرخرو ہو کر نکلنے اور ایک کامیاب قوم بننے کیلئے مسلمانوں کو جائز علوم وفنون میں مہارت پیدا کرنا اتنی ہی ضروری ہے، جتنی غذاء اور پانی "۔